

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
قَوْلُهُ تَعَالَى كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے گویا ایک پاکیزہ درخت ہے اس کی جڑ مضبوط ہے اُس کی ٹہنیاں آسمان میں ہیں

الحمد لله منة

جامع الاصول

مولفہ

حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ قاسم مجتہد گروہ مصدقان امام مہدی خلیفۃ اللہ علیہ السلام

مترجم

﴿باہتمام﴾

دارالاشاعت کتب سلف الصالحین

المعروف بہ جمعیتہ مہدویہ۔ دائرہ زمستان پور مشیر آباد حیدر آباد، دکن

۱۴۰۲ھ م ۱۹۸۲ء



جامع الاصول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریف اللہ کے لئے سزاوار ہے جو اپنی ذات کی بزرگی میں یکتا ہے اور اپنی صفات کی خوبیوں سے سزاوار حمد ہے اور ظاہر فرمایا دو مظہر یعنی مظہر ولایت اور مظہر نبوت۔ درود نازل کرے اللہ دونو محمدؐ پر کہ دونو جہاں کے محبوب ہیں اول خاتم الانبیاءؑ ہیں جو مظہر نبوت ہیں ظاہر ہوئے اور دوسرے خاتم الاولیاءؑ ہیں جو ولایت محمدیؐ کے مظہر میں موجود ہوئے۔ اللہ رحمت نازل کرے دونوں کے آل اور اصحابؑ پر کہ وہی ولایت اور نبوت کی ہدایت کے ہادی ہیں جانے رہو مصدقو! کے دین کے احکام میں بعض عمل کی کیفیت سے تعلق رکھتے ہیں احکام فرعیہ و عملیہ کہلاتے ہیں اور بعض اعتقاد سے تعلق رکھتے ہیں جو اصول اور عقائد کہلاتے ہیں۔ اعتقادات میں توحید باری تعالیٰ اور ذات باری تعالیٰ کی صفات کا علم ہے اور اس کی کنجی نبوت اور ولایت کی بزرگی کا اعتقاد ہے اس کے بغیر توحید کے دروازے کی کشائش اور دیدار الہی سے حجاب کا اٹھنا ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے ہمیشہ سے ہے زندہ ہے جاننے والا سننے والا دیکھنے والا قدرت والا مشیت والا ارادے والا اور کلام کرنے والا ہے۔ پس میں نے اس کے علم کی طرف نظر کی تو اس کے علم کو لا نہایت پایا وہی نور ایمان ہے۔ پس میں نے اس رسالہ میں عقائد کے مقولے مختصراً جمع کئے کیونکہ عقائد انسان کی ارواح سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہی کا نور اس کے افعال کے وجود پر ظاہر ہوتا ہے اور وہ عقائد صحابہ مہدیؑ سے ثابت ہیں اولاً میرا سید محمود ثانی مہدیؑ سے ثانیاً میاں سید خوند میر سیرۃ المہدیؑ بعض اصحاب مہدیؑ اور تابعین کا ملین سے اور انکا اعتقاد یہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور مہدی موعودؑ اللہ کے بندے اللہ کے دین کے بینہ اس کے رسولؐ کی شریعت کے تابع تام اور امور حقیقت دین کے بوجھ کے جاہل ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولایت نبوت سے افضل ہے۔ وہی ولایت وجود مہدیؑ میں موجود اور تمام ولایت مہدیؑ کے ظہور میں ہے اور محمدؐ کی ولایت سید محمد بن سید عبد اللہ کی ذات ہے اور وہی مہدی موعودؑ ہے جس کی بعثت رسول اللہؐ کے بعد ۹۰۵ھ پر ہوئی۔ تحقیق کے مہدیؑ آئے اور گئے۔ جو شخص ولایت ذات مہدیؑ کی فضیلت کا انکر کیا تو وہ شرف نبوت کا منکر ہوا اور جس نے انکار کیا حدیث الولائیۃ افضل من النبوة کا تو وہ نبوت اور ولایت کی فضیلت کا منکر ہوا، اور جس نے انکار کیا نبوت اور ولایت کا تو وہ محمدؐ کی نبوت اور سید محمد کی مہدیت کا منکر ہوا۔ اور جس نے انکار کیا مہدیؑ کا تو پس تحقیق کہ وہ منکر ہوا ان تمام امور کا جو محمدؐ پر نازل ہوئے۔ ولایت کی مثال آفتاب ہے اور نبوت کی مثال چاند ہے۔

جس نے انکار کیا ان دونوں مثالوں سے یقین کے ساتھ تو وہ منافق اور متبذع ہے اور مہدیؑ صاحب زماں اور صاحب فرمان ہیں فرشتہ کے واسطے کے بغیر (فرمان خدا پانے والا ہے) جس نے مہدیؑ کے لئے فرمان خدا تھا سو اس سے

انکار کیا یقین کے ساتھ تو کافر ہوا۔ اور مہدیؑ کلام ذات الہی بیان کرنے پر منجانب اللہ مامور ہے جس نے انکار کیا اس بات کا یقین کے ساتھ تو وہ کافر ہے اور مہدیؑ نے اسی دنیا میں بلا حجاب خدا کو دیکھا ہے جس نے انکار کیا اس بات کا یقین کے ساتھ تو وہ کافر ہے اور محمدؐ نبی خاتم النبۃ ہیں اور محمد مہدیؑ خاتم ولایت محمدیؑ ہیں اور وہ دونوں دراصل مساوی ہیں جس نے یقین کے ساتھ یہ کہا کہ نبی اور مہدی علیہما السلام دراصل مساوی نہیں تو وہ منکر ہوا نور محمدؐ اور اول مظہر سے اور ایمان ذات حق تعالیٰ ہے حق ہے موافق اس حکم کے کہ ایمان کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے اور وہ کلمہ کلام اللہ ذاتی ہونے کی جہت سے غیر مخلوق اور غیر لفظی ہے اور ذات اور صفات دونو متحد ہیں مانند آفتاب اور نور کے جس نے یقین سے کہا کہ ایمان ذات اللہ نہیں تو وہ کافر ہے اور ایمان اور تصدیق مہدیؑ دونوں متحد ہیں اور ان دونوں کا اتحاد حق ہے دو وجہ سے ایک اس وجہ سے کہ ایمان دل سے تصدیق کرنا اور زباں سے اقرار کرنا ہے اس چیز کا جو اللہ کے پاس سے آئی اور دوسرا اس وجہ سے کہ ایمان ذات اللہ ہے اور مہدیؑ اللہ کی ذات کا نور ہے، بالاتفاق جس نے یقین سے کہا کہ ایمان اور تصدیق مہدیؑ دونوں متحد نہیں ہیں تو وہ نبی اور مہدی علیہما السلام کے شرف کا منکر ہوا۔ اور اللہ کا دیدار اور مہدیؑ کی تصدیق دونوں متحد ہیں موافق اس حکم کے اللہ کا دیدار نور ہے چودھویں رات کے چاند کے مانند جیسا کہ فرمایا نبی علیہ السلام نے بیشک تم عنقریب دیکھو گے اپنے رب کو جیسا کہ چودھویں رات میں چاند کو دیکھتے ہو اور مہدیؑ کا حقیقی نام سید مبارک ہے مراد اس سے شجرہ مبارک زیتونہ ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی اور وہی اصل نور ولایت محمدیؑ ہے اور نور ولایت اور دیدار دونوں متحد ہیں اور تصدیق ولایت اور دیدار دونوں متحد ہیں جس نے انکار کیا ان دونوں کا یقین کے ساتھ تو وہ منافق اور مبتدع ہے اور دنیا میں اللہ کا دیدار چشم سر سے یا چشم دل سے یا خواب میں ہونا مہدیؑ کے فرمان سے لازمی ہے جس نے انکار کیا اس کا یقین کے ساتھ تو وہ کافر ہے اور طلب دیدار خدا تمام مصدق مردوں اور عورتوں پر فرض ہے اور ذکر خفی بشرط دوام اور ترک حیات دنیا مع ترک علایق فرض ہے اور صحبت صادقان فرض ہے اور وطن سے ہجرت جہاں حالت کسب میں ساکن ہے فرض ہے ان امور کا تارک نماز و روزہ کے تارک کے مانند ہے اور جس نے یقین کے ساتھ ان امور کا انکار کیا وہ کافر ہے کیونکہ مہدیؑ امر اللہ ہے اور مامور ہے مانند نبیؐ کے مامور ہونے کے بذریعہ وحی بواسطہ جبرئیلؑ اور مہدیؑ بلا واسطہ جبرئیلؑ کلام اللہ کے بیان پر مامور ہے اور بظاہر جبرئیلؑ کا نزول روئے زمین پر ہمارے رسولؐ کی بعثت کے بعد سے منقطع ہو گیا جس نے انکار کیا مہدیؑ کے حکم خدا کے حکم کا منکر ہوا۔ اور ایمان بڑھتا اور گھٹتا ہے حکم سے فرمان رسول اللہؐ کے کہ ایمان دل سے پہچانا اور زبان سے اقرار کرنا اور اعضا سے عمل کرنا ہے اور معرفت قلبی کے کشف اور اقرار لسانی کے یقین اور عمل بالا رکان کے نقصان سے (بندہ کا ایمان) بڑھتا اور گھٹتا ہے اور کمالیت کی حالت میں بڑھتا گھٹتا نہیں جیسا کہ امام اعظمؒ وغیرہ کا ملینؒ کا ایمان اور جو خوارق عادات مہدیؑ سے ظاہر ہوئے معجزہ سے موسوم ہیں ان کو

کرامت نہیں کہنا چاہیے۔ علی الخصوص جو معجزے حالت دعوت میں ظاہر ہوئے وہی خاص الخالص معجزے ہیں جن کا ظہور اس طور پر ہوا کہ منکرین عاجز ہو گئے جیسا کہ ذوالنون تلوار کے امتحان میں عاجز ہوا۔ اور سائیل کے طلب کرنے پر آپ کی مسواک درخت بن گئی یہ واقعہ مشہور ہے اور معجزہ اول یہی ہے کہ آپ نے کلام اللہ کا بیان کما حقہ کیا اور آپ کے دست مبارک میں پتھر تسبیح پڑھتے اور ہر چیز آپ کی مہدیت پر علانیہ گواہی دیتی تھی جس کو سننے والے عام و خاص آشکارا طور پر سنتے تھے۔ تلوار پانی اور آگ تینوں آپ کی ذات مبارک پر حرام تھے یعنی آپ کو ضرر اور زخم پہنچانے پر قادر نہ ہو سکے اسی معنی میں گجراتیوں کے جنگ کا معجزہ ہے بندگی میاں سید خوند میرؒ اور آپ کے ہمراہیوں کی تعداد کے خوف سے مخالفوں کا بھاگنا ایسا تھا جیسا کہ وحشی گدھے شیر سے ڈر کر بھاگتے ہیں اور بندگی میاںؒ کی جنگ جنگ بدر کے مانند ہے حق ہے جس نے یقین سے کہا کہ بندگی میاںؒ کی جنگ معجزہ بدر نبیؐ کے مانند نہیں ہے تو وہ منافق ہے اور جو مطلقاً اس جنگ کی اہمیت کا منکر ہو وہ کافر ہے بالاتفاق کیونکہ حضرت مہدیؑ نے اپنے زمانہ حیات میں تفصیلی طور سے وقوع جنگ کے بارے میں بندگی میاں سید خوند میرؒ ہی کو وصیت فرمائی اور قتال کا اشارہ بندگی میاںؒ ہی کی ذات کی طرف فرمایا اور نیز میرا سید محمود ثانی مہدیؑ کی گواہی سے بھی ثابت ہے اور مہدیؑ خاتم الاولیاء ہیں حق ہے اور آپ کے بعد کوئی ولی نہ ہوگا۔ جس نے یہ کہا اور اعتقاد رکھا یقین کے ساتھ کہ آپ کے بعد بھی کوئی ولی ہوگا تو وہ آپ کی ختمیت کا منکر ہے اور اولیاء و انبیاء کے مراتب درحقیقت مصدقین کے لئے حق ہیں جس نے کہا یقین کے ساتھ کہ اولیاء و انبیاء کے مراتب درحقیقت مصدقین کا ملین کے لئے نہیں ہیں تو مہدیؑ کی مہدیت کا منکر ہوا کیونکہ عیسیٰؑ کا مرتبہ میاں شیخ بھیکؒ کو حاصل تھا۔ اور ان کے مرتبہ کا علم مہدیؑ سے معلوم ہوا اس حادثہ کے بعد کہ ایک مردہ ان کی کرامت سے زندہ ہو گیا اور وہ واقعہ مشہور ہے ان کے سوا صحابہؓ میں سے اور مصدقین کو بھی مرتبہ مذکورہ حاصل ہوا ہے اور مصدقین سے کرامت کا وقوع میں نہ آنا حق ہے یعنی خرق عادات مثلاً پانی پر چلنا اور آگ سے نہ جلنا وغیرہ کیونکہ خاتم الاولیاء کی دعا اس بارے میں قبول ہو چکی ہے اس موقع پر جب کہ میاں شیخ بھیک رضی اللہ عنہ کی کرامت سے مردہ زندہ ہوا جس نے یہ کہا اور اعتقاد رکھا یقین کے ساتھ کہ کرامت مصدقین سے وقوع میں آسکتی ہے تو صحیح ہی ہے کہ وہ مہدی علیہ السلام کے عمل کی حقیقت سے منکر ہوا اور کرامت کے آثار مصدقین کے وجود سے ان کی کمالیت کے ساتھ ظاہر ہوئے بجز اس کے کہ وہ نہ کرامت ظاہر کرتے ہیں اور نہ اس کے خواہشمند ہوتے ہیں اسی پر ہے مصدقین کے وجود سے موجود ہے اور ولی کا علم بعضی مصدقین سے معلوم ہوتا ہے اور بیان اس کے علم کا یہ ہے کہ ولی وہی ہے جو عارف ہے اللہ کی ذات اور اللہ کی صفات کا کہ اللہ زندہ ہے اس کو موت نہیں وہ ایک ہے اس کا ثانی نہیں وہ قدیم ہے اس کو انتہا نہیں وہ سمیع ہے سماعت اس کو عارض نہیں وہ بصیر ہے بصارت اس کو عارض نہیں وہ جاننے والا مشیت والا ارادہ اور کلام کرنے والا ہے اس

عارف باللہ کے نفس میں شر و شہوات اور گناہ بھی ہوتے ہیں لیکن وطاعت و عبادت پر مستقیم اور کبیرہ گناہوں سے دور رہتا ہے اور کمالیت کے بعد صغیرہ گناہوں سے بھی پاک ہو جاتا ہے۔ اور دوسروں کو خدا کی وحدانیت اور خدا کی طاعت اور عبادت کی طرف بلاتا ہے اور اس کے جیسے مصدقین روئے زمین پر بہت ہوتے ہیں جس نے انکار کیا مصدقین کی فضیلت کا تو وہ مبتدع اور فاسق ہے اور جس نے ان کی توہین کی تو وہ منافق ہے اور مہدی ائمہ اربعہ ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ وغیرہما کے مذاہب کے ساتھ مقید نہیں کیونکہ مہدیؑ صاحب زماں ہیں اور مذاہب کے درمیان حاکم ہیں اور صاحب فرمان اور تابع قرآن ہیں جس نے مہدیؑ کے حکم مذاہب صاحب فرمان اور تابع قرآن اور صاحب زماں ہونے کا انکار کیا تو وہ آپ کے وجود مبارک کی تصدیق کا منکر ہے مصدقین کا اتفاق مہدیؑ کے کلام پر ہے اور مجتہدوں کا کلام جو کلام مہدیؑ کے موافق ہو صحیح ہے ورنہ ان کے اجتہاد میں خطا ہے کیونکہ مہدیؑ صاحب فرمان ہیں جس نے کلام مہدیؑ کو مجتہدوں کے کلام کے موافق کرنا چاہا تو وہ منافق اور مبتدع ہے اور مہدیؑ کا بعض بیان مجتہدوں کے اجتہاد اور ان کی فہم کے خلاف واقع ہوا ہے بیان مہدیؑ فی الواقع حق ہے اور مجتہدوں سے خطا اجتہادی ہوئی ہے کیونکہ وہ کاسبین اور قاصدین اجتہاد ہیں اور مہدیؑ صاحب فرمان اور صاحب تحقیق ہے اور دین مہدیؑ مطلق ہے اور مہدیؑ کے تمام صحابہؓ اہل ارشاد اور وہی مصدقین کے ہادی ہیں اور مثال ان کی یہ ہے کہ میرے اصحاب ستاروں کے مانند ہیں ان میں سے جس کسی کی پیروی کرو گے راہ پاؤ گے دین مہدیؑ اور تصدیق مہدیؑ کو کسی صحابیؓ نے اپنی پیروی کے ساتھ مقید نہیں کیا لیکن معتقد ہونے والے جس کسی سے چاہیں معتقد ہوتے ہیں اور جو شخص جس کے فیض سے تصدیق میں رسوخ کا طالب ہوتا ہے وہی اس کے حق میں اہل ارشاد ہوتا ہے دوسرا نہیں ہوتا کیونکہ جملہ صحابہؓ مہدیؑ اہل ارشاد ہیں اور حضرت مہدیؑ کے بعد افضل الخلفاء میرا سید محمودؑ ہیں اور صحابہؓ نے مہدیؑ کے وصال کے بعد آپ کو ثانی مہدی کے خطاب سے مخاطب کیا اور کامل فرمانبرداری سے سب صحابہؓ نے آپؑ کی اتباع کی اور باتفاق مہاجرین رضی اللہ عنہم آپؑ ہی صدیق مہدیؑ ہیں اور آپ کے بعد بندگی میاں سید خوند میرؑ ہیں کیونکہ مہدیؑ کی رحلت کے بعد دسویں دن ثانی مہدیؑ نے حضرت مہدیؑ کی روح مبارک سے معلوم فرما کر آپؑ کو گجرات کی طرف جانے کی رخصت دی اور میاں سید خوند میرؑ نے بکمال رعایت علیحدہ ہونے سے معذرت چاہی تو ثانی مہدیؑ نے فرمایا کہ مہدیؑ کا حکم واقع ہوتا ہے اور اس کا ظہور تمہارے وجود سے ہونے والا ہے اور میاں سید خوند میرؑ کو بھی مہدیؑ کی روح مبارک سے معلوم ہو چکا تھا پس میاں سید خوند میرؑ میرا سید محمودؑ کی رضا سے گجرات روانہ ہوئے اور آپؑ مہاجرین رضی اللہ عنہم کے اتفاق سے اعظم الخلفاء ہیں اور آپ کے بعد بندگی میاں نعمتؑ ہیں کیونکہ دین کا ظہور آپؑ کے وجود سے ہوا اور جو حکم مہدیؑ آپؑ کے حق میں ہے مشہور ہے اور آپؑ اکرم الخلفاء ہیں آپ کے بعد بندگی میاں نظامؑ ہیں کیونکہ دین کا ظہور آپؑ کے وجود سے ہوا اور حکم مہدیؑ آپؑ کے

6

اپنے اصحاب کے بارے میں کچھ کہنے سے منع فرمایا اس طور پر کہ میرے بعد ان کو نشانِ ملامت مت بناؤ جس نے ان کے ساتھ محبت رکھی اس نے میری محبت سے ان کی محبت رکھی اور جس نے ان کے ساتھ بغض رکھا تو اس نے میرے بغض سے ان سے بغض رکھا جس نے ان کو ایذا دیا اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے خدا کو ایذا دیا اور جس نے خدا کو ایذا دیا تو قریب ہے کہ خدا اس کا مواخذہ کرے اور مہدیؑ کی دعا بی بی الہدیٰ کے حق میں مستجاب اور آپ کی بشارت بی بی کے حق میں مقبول ہے اور مہدیؑ حالت جذب میں تھے اس حال میں اپنی بی بی سے عشاء کے وقت پانی طلب فرمائے پس بی بی پانی لیکر آئیں اور عشاء کے وقت سے طلوع فجر تک کھڑی کی کھڑی رہیں اس وقت خاتم الاولیاء حالت بیداری میں آئے اور بی بی کی طرف دیکھا کہ ہاتھ میں پانی کا پیالہ لئے کھڑی ہیں فرمایا کہ اب پانی لائی ہو تو اس سیدہ نے عرض کیا کہ عشاء کے وقت سے پانی لائی ہوں اور آپ کے حضور میں پیش کرنے کے لئے کھڑی ہوں اس وقت خاتم الاولیاء بی بی کے حق میں یہ دعا فرمائی اے اللہ اس عورت کو اپنے قرب والقاء کا خاص درجہ عطا فرما اور اس کو جنت کی عطا سے خوش فرما جیسا کہ اس نے مجھے اپنی خدمت سے خوش کیا ہے۔ یہ دعا مستجاب ہے اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ بی بی الہدیٰ کو لقاء اللہ میں خاص قرب حاصل ہے اور جنت بی بی کی میراث ہے حق ہے اور مہدیؑ کی جو بشارت بی بی کے حق میں ہے مقبول ہے مہدیؑ نے فرمایا کہ بی بیؑ مغفور ہے اور ان کی اولاد سات کرسی تک مغفور ہے اور انکا پڑوسی مغفور ہے اور جوان کی خدمت میں رہ کر رحلت کی ہیں مغفور ہیں اور جوان کی دیوار کے نیچے سے جائے مغفور ہے اور جس نے ان کے گھر سے پانی پیا اور جس نے ان کی مدد کی اور جس نے ان کو بازار سے کچھ چیز لا کر دی مغفور ہے اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ بی بیؑ مغفورہ ہیں اور ان کی اولاد سات کرسی تک مغفور ہے داخل جنت ہوئی ہے اور بندگی میاں دلاورؑ کی نقل ہے بارہ مبشر مہدیؑ یہ ہیں پہلے بندگی میراں سید محمودؑ۔ دوسرے بندگی میاں سید خوند میرؑ۔ تیسرے بندگی میاں نعمتؑ۔ چوتھے بندگی میاں نظامؑ۔ پانچویں بندگی میاں دلاورؑ۔ چھٹے ملک برہان الدینؑ۔ اور ساتویں ملک گوہرؑ۔ آٹھویں بندگی میاں امین محمدؑ۔ نویں بندگی میاں ملک معروفؑ۔ دسویں بندگی میاں ملک جیوؑ۔ گیارھویں بندگی میاں عبد المجیدؑ۔ بارھویں بندگی میاں یوسف خداوند خانی رضی اللہ عنہم اور صاحب زماں کے وجود سے زمانہ خالی نہیں رہتا وہ خاص کر مہدیؑ کا وجود ہے مہدیؑ کا فیض تصدیق ہے جو ہادی ہے مصدقین کی استعداد اور رویت کے لئے استعداد سے مراد امور مہدیؑ کی مطابقت ہے جو حاصل نہیں ہوتی مگر کامل زمانہ کی تعظیم اور کامل زمانہ کی نشانی یہ ہے کہ راسخ العقیدہ کامل العمل ہو شرط اس کی یہ ہے کہ اس کی ذات مہدیؑ کے تمام امور میں مطابق ہو اور علماً اور عملاً مہدیؑ اور صحابہ مہدیؑ کی اتباع میں کامل ہو اس کے سوائے دوسرا کامل زمانہ نہیں ہو سکتا جس نے اسکی تعظیم کو ترک کیا اس میں مہدیؑ اور احکام مہدیؑ سے نفاق ہوگا اس میں جس بسیط یا جہل مرکب ہوگا یعنی علم تصدیق میں نقصان پایا جائے گا اور اس کے عمل

میں جہالت اور نامردی پائی جائے گی یعنی استواری کے بعد نفاق کے بغیر جہالت ہوگی اولاد مہدیؑ اور اولاد صحابہؓ مہدیؑ کی تعظیم تصدیق میں لازم جانو کیونکہ جس کے آبا کو تصدیق مہدیؑ میں اولیت حاصل ہے ان کی اولاد کو تعظیم میں اولیت حاصل ہوگی بشرطیکہ وہ اپنے آبا کے اعتقاد میں تابع ہوں اور جو اپنے آبا کے تابع نہ ہوں تو وہ لائق تعظیم نہ ہوں گے مگر ان کے آبا ہی منظور مہدیؑ ہوں گے کوئی راسخ العقیدہ ہو لیکن منظور نہ ہو تو حکم اس کا یہی ہے (وہ قابل تعظیم نہیں) اور راسخ العقیدہ نہ ہو فقراء کا صحبتی ہو تو اس کی اتباع اعتقادات عملیات فروع اور اصول میں جائز نہیں شب قدر اور اس کی تحقیق مہدیؑ سے ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی فضیلت مہدیؑ کو بخشی اور رمضان کی ۲۷ ویں شب شب قدر ہونے کا یقین مہدیؑ سے حاصل ہوا۔ اے مصدق شب قدر کی نماز کی نیت میں لفظ متابعت مہدیؑ کہنا لازم جانو کیونکہ مہدیؑ نے (خدا کے حکم) سے دو رکعت نماز لیلۃ القدر اور افرامائی ہے ان دو رکعتوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور میں سجدہ کی حالت میں دعا کرنا واجب ہوا ہے اور امام علیہ السلام نے ان دو رکعتوں کے بعد بیٹھ کر یہ دعا فرمائی ہے کہ اے اللہ ہماری آنکھوں میں دنیا کو حقیر کر کے دکھلا الخ جس نے لیلۃ القدر کی خصوصیت اور اس کی نیت میں لفظ متابعت مہدیؑ کہنے سے انکار کیا تو وہ مبتدع بلکہ منافق ہے کیونکہ اس کا علم مہاجرینؓ کے اتفاق سے حاصل ہوا ہے اور تربیت ہونا شرط ہے اور یہ عمل اعظم ارکان دینیہ سے ہے اور مہدیؑ کی تصدیق کا علم ہر شخص کو اس کے مرشد سے حاصل ہوتا ہے جس نے عمل تربیت کے وجوب سے انکار کیا تو وہ منافق ہے اور منافقین کی قسم دین میں موجود ہے کیونکہ مہدیؑ نے سفر اور حضر میں بغیر رخصت کے صحبت ترک کرنے والے پر منافقی کا حکم فرمایا ہے مانند احمد شاہ قدن وغیرہ کے جس نے کہا اور یہ اعتقاد رکھا یقین کے ساتھ کہ منافقین کی قسم دایرہ دین سے اٹھ گئی ہے تو وہ مبتدع بلکہ منافق ہے بیشک منافقین دوزخ کے سب سے نیچے کے درجہ میں ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور اس سے نہیں نکلیں گے کیونکہ منافقین نے نفس ایمان کو بہت ہی کم دام میں بیچ دیا ہے اور وہ خوف طمع عداوت جہل تکبر اور عناد ہے اور دائمی نفاق سے اپنی عقل کے معتقد ہو گئے اس زعم کے ساتھ کہ ان کی سمجھ ہی عین دین ہے اور واقع میں ان کا یہ زعم قرآن اور مہدیؑ موعودؑ کے حکم سے باطل ہے ان کی جزا ان کے عمل کے موافق ہوگی جیسا کہ وہ دنیا میں باطل کی خبر دینے والے تھے پس ان کی جزا یہی ہوگی کہ وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے اور بعض مصدقین آگ میں داخل ہونے کے بغیر مجوس ہونگے جس مانند طویل یا کوتاہ مدت قید کے ہوگا دیری یا جلدی میں اور اس کے بعد نجات پائیں گے اکثر مصدقین کے پاس یہی بات ثابت ہے اور بعض مصدقین سوال کے بغیر جنت میں داخل ہونگے اور منافقوں کے اعمال خصوصاً تین ہیں ایک یہ کہ منکر مہدیؑ کے کافر ہونے کے قائل نہیں دوسرا یہ کہ مہدیؑ کے احکام کو حق نہیں جانتے تیسرا یہ کہ مخالف امام کے پیچھے بخوشی بلا ضرورت بغیر کسی شک کے نماز پڑھتے ہیں اور جس نے مخالف امام کے ضرورتاً یا سہواً نماز پڑھی تو اسکو لازم ہے کہ نماز لوٹا کر پڑھے اور مخالفین کے ہاتھ کے

ذبح کئے ہوئے جانوروں کا کھانا جائز ہے اور مخالفین کی لڑکیوں سے نکاح کرنا جائز ہے اور مصدقین کی لڑکیوں کو مخالفین کے درمیان نکاح کر کے دینا بالاتفاق منع ہے اور نماز جمعہ میں مخالف امام کی اقتدا جائز نہیں اور اسی طرح عیدین میں نماز کے بعد ہاتھوں کو اٹھا کر اور پکار کر دعا کرنا منع ہے یہ مخالفین کی علامت ہے اور نماز کے بعد نفل پڑھنا بھی منع ہے اور تسبیح کے منکے ڈھالنا منع ہے یہ بھی مخالفین کی علامت ہے اور منکروں کی قبروں پر فاتحہ پڑھنا منع ہے اور وہی ہیں جو مہدی کے زمانہ کے بعد مرے ہیں اور قدیم قبروں پر جو مہدی کے پہلے مرے ہیں فاتحہ پڑھنا جائز ہے بلکہ کاملین کی قبروں پر واجب اور منکرین کی میت پر نماز جنازہ پڑھنا منع ہے اور بلا ضرورت منکرین سے میل جول بھی منع ہے منکر مہدی کا فر اور ساکت ^۱ بھی کافر ہے اور مصدق مہدی اقسام کے گناہوں سے کافر نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ حرام کو حلال قرار دے یعنی مہدی کے مشہور احکام اور ان کے شرف کو بدل دے ^۲ اور گناہگار مصدق پر نماز جنازہ ^۳ پڑھو جب کہ وہ حرام کو حلال قرار دینے کے بغیر تصدیق پر مرے اور جس نے اس پر نماز پڑھی تو کوئی نزاع نہیں کیونکہ جنازہ فروعات ^۴ سے ہے پس اے مصدق اپنی ذاتوں سے خوارج

^۱ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ اور تم نہ چھپاؤ شہادت کو۔ لہذا جو شخص (سچی گواہی) سے ساکت رہا تو وہ حق پوشی کیا اور حق پوشی کفر ہے چنانچہ حضرت مجتہد گروہ مہدویہ نے تحریر فرمایا ہے کہ:-

انکار کا معنی قبول نہ کرنا ہے حق بات کا چھپانا کفر ہے جو شخص نبی اور مہدی علیہما السلام کی ذات کے حق ہونے کے اظہار سے ساکت ہے تو ان کی ذات کے حق ہونے کو چھپانے والا ہے بالضرور کافر ہے انکار کے معنی پہچاننے کے ہیں جو شخص از روئے ناشناسی نبی اور مہدی علیہما السلام سے ساکت ہے تو وہ بھی نبی اور مہدی علیہما السلام کا منکر ہے جس پر شہادت کہنی واجب ہے اور وہ اظہار شہادت سے ساکت رہا تو نبی اور مہدی علیہما السلام کی شہادت کا چھپانا کفر ہے اگر کوئی شخص دل و جان سے مومن ہو اور جب تک نبی اور مہدی علیہما السلام کی تصدیق کا اظہار زبان سے نہ کرے تو وہ شرعاً کافر ہے چنانچہ سید را جو اپنے تحفہ میں اس طرح فرمایا ہے اگر تو دل سے تصدیق کرتا ہے اور زبان سے اقرار نہیں کرتا تو اللہ کے پاس مومن ہے اور بشر کے پاس کافر ہے مقام غور ہے کہ جب کسی نے دل و جان سے تصدیق کی ہو اور جب تک وہ زبان سے اقرار نہ کرے اس کو کافر کہنا چاہیے تو پس جو شخص نہ دل سے تصدیق کرتا ہے اور نہ زبان سے اقرار کرتا ہے تو اس کو کافر ہی کہنا چاہیے اللہ رحم کرے منصف پر۔

^۲ یعنی جو مصدق مہدی ناجائز کو جائز قرار دے یعنی حضرت مہدی کے احکام اور ان کے شرف کو نہ جھٹلائے تو اقسام کے گناہوں سے کافر نہیں ہوتا مگر جب مصدق مہدی ناجائز کو جائز قرار دے یعنی حضرت مہدی کے مشہور احکام اور ان کے شرف کو جھٹلائے تو وہ کافر ہے۔

^۳ جو گناہگار مصدق حرام کو حلال قرار دینے کے بغیر تصدیق پر یعنی مہدی موعود آمد و گذشت، مہدی موعود آئے اور گئے قبول کیا سو وہ مومن انکار کیا سو وہ کافر کے اقرار پر مرے تو اس کے جنازہ پر نماز پڑھنا جائز ہے اور جو حرام کو حلال قرار دے اور تصدیق پر نہ مرے تو اس پر نماز پڑھنا اور اس کی مغفرت چاہنا جائز نہیں ہے۔

^۴ حضرت مجتہد گروہ مہدویہ فرما رہے ہیں ”جس نے اس پر نماز پڑھی تو کوئی نزاع نہیں کیونکہ نماز جنازہ فروعات سے ہے (باقی صفحہ آئندہ پر)

معتزلہ اور روافض کے علامات ظاہر کرنے سے ڈرو خوارج کے علامات کی تفصیل یہ ہے کہ ان کے مذہب میں کبیرہ یا صغیرہ گناہ کا مرتکب کافر ہے اور یہ کہ ایمان اور کفر کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ان کی آنکھیں تصدیق کے نور اور توحید کے آفتاب سے اندھی ہو چکی ہے اور ان کی حجت یہ ہے کہ جس نے نماز کو عداً ترک کیا وہ کافر ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس میں دوزخ میں وہی بد بخت داخل ہوگا جس نے جھٹلایا پیغمبر کو اور منہ پھیرا ایمان اور اطاعت سے اور قرآن کی اصطلاح کما حقہ مہدی کے سوائے کوئی نہیں جانتا اور بعض علماء راہنہ ہیں وہ بھی تھوڑے ہیں اور انہوں نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ گناہگار مصدق کافر نہیں مگر آیات اور توحید کا منکر اور ایک عالم کے اس سوال کے جواب میں کہ تمام عالم مہدی پر ایمان لائے گا مہدی نے فرمایا کہ تمام مومنوں نے ایمان لایا اور اطاعت کی پس مصدق مہدی مومن ہے حق ہے اور اقسام کے گناہوں سے وہ کافر نہیں ہوتا حرام کو حلال قرار دینے بغیر یعنی جس نے مہدی کے احکام اور آپ کے فضل کا انکار کیا وہ کافر ہے اور معتزلہ کے علامات یہ ہیں کہ ان کے مذہب میں گناہ کبیرہ مرتکب نہ مومن ہے نہ کافر اور نہ منافق بلکہ فاسق اور ان کی ناکام عقل میں کافر بمعنی فاسق اور فتنہ بمعنی کفر ہے اور حالانکہ فاسق مومن ہے یہاں تک کہ رسولؐ نے ابوذرؓ سے فرمایا کہ جب کہ انہوں نے سوال میں مبالغہ کیا اگر چہ زنا کرے اور اگر چہ چرائے مومن مومن ہے ابوذرؓ کی ناک نیچے ہونے کے لئے اور مہدی نے فرمایا کہ مومن اقسام کے گناہوں سے کافر نہیں ہوتے پس تحقیق یہی ہے کہ مصدق گناہوں سے کافر نہیں ہوتا پس تہدیدات تنذیرات کی یہاں کوئی سند نہیں کہ وہ بیان کی صورت رکھتے ہیں اور بندوں کے لئے افعال طاعت ہوں اور ان سے عذاب پاتے ہیں اگر اقسام معصیت ہوں کیوں کہ انسان توحید اور تصدیق کو قبول کرنے والا ہے اسی پر خوف ورجا کا بیان کیا گیا آنحضرتؐ نے فرمایا تیرا بھائی وہ ہے جو تجھے ڈرایا نہ کہ وہ جو تجھے دھوکہ میں ڈالا اور معتزلہ روایت اور معراج کے منکر اور کلام اللہ غیر مخلوق ہونے کے منکر میں اور روافض کے علامات یہ ہیں کہ ان کے مذہب میں رسول اللہؐ کے صحابہ کرامؓ پر سب و تبراً (لعن طعن و

(حاشیہ بسلسلہ صفحہ گزشتہ) حضرت مہدی کے صحابہ، تابعین، تبع تابعین، صادقین، کاملین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانوں کا یہ طریق تھا کہ جو مصدق جس دائرہ مہدویہ کے مرشد سے تربیت ہوتا اس کی میت اسی دائرہ میں لے جاتے تو مرشد غسل وکفن سے فارغ ہو کر مع حاضرین دائرہ نماز جنازہ پڑھ کر دفن کرتے وقت دوسرے دائروں کے مرشدوں کو بلاتے نہ تھے لیکن تقریباً ساٹھ یا ستر برس سے یہ طریقہ قائم کر لیا گیا ہے کہ دوسرے فقراء کو بھی بلا کر نماز پڑھائی جاتی ہے اس طریقہ عمل میں جو خرابیاں پیدا ہوئیں ناگفتہ بہ ہیں غرض نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یہ ایک کے ادا کرنے سے بھی سب کے ذمہ سے ساقط ہو جاتی ہے۔

۱۔ خدائے تعالیٰ کا کلام کسی کا بنایا ہوا نہیں ہے (اس لئے) وہ غیر مخلوق ہے یعنی کلام نفسی کیونکہ قرآن کا لکھنا اور اس کے حروف اور کلمے اور آیتیں یہ سب قرآن کے اسباب ہیں (جس کو کلام لفظی سے تعبیر کیا جاتا ہے) جس کی بندوں کو ضرورت ہوتی ہے (ملاحظہ ہو وصیت امام اعظم

مطبوعہ تاج پریس چھتہ بازار) المرقوم ۳ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ



نفرت (جائز ہے اور ہم ان کی اہانت کرتے ہیں اور رویت کے منکر اور قرآن غیر مخلوق ہونے کے بھی منکر ہیں اور انہی اعتقادات مذکورہ سے کافر قرار پائے ہیں۔

مترجم

حضرت پیرو مرشد مولانا میاں سید دلاور عرف گورے میاں صاحب مہدویؒ

سابق سرپرست دارالاشاعت جمعیت مہدویہ ہند، حیدرآباد۔ اے پی

ناشر: محمد انعام الرحیم خان مہدوی

~

